

انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات وواقعات کا مستند ترین مجموعہ

قصص الانبیاءؑ

پروگریسو بکس

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام

قصص الانبیاءؑ

مصنف

قاری شہزاد رسول قادری

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ اردو بازار ۰ لاہور

042-7352795 - 7124354

پروگریسو بکس

نام کتاب : قصص الانبیا

مصنف : حافظ قاری شہزاد رسول قادری

تعداد : 1100

ناشر : چوہدری غلام رسول
میاں جواد رسول

طباعت : زاہد بشیر

قیمت : روپے

پروگریسو بکس فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com
ملنے کے پتے
اسلام بک ڈپو ۱۲ گنج بخش روڈ لاہور فون: 042-8452688

پروگریسو بکس یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 7352795-7124354

صورت میں اور خوبی سیرت میں مشابہ حضرت آدم علیہ السلام کے تھے اور تمام اولاد سے حضرت آدم علیہ السلام کے نزدیک محبوب تھے چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے قبل وفات کے ان کو اپنا ولی عہد بنایا اور بطریق وصیت کے فرمایا کہ جب طوفان نوح علیہ السلام کے زمانے میں واقع ہو۔ اگر تم اس زمانے کو پاؤ تو میری ہڈیوں کو کشتی میں رکھوائیو جو غرق ہونے سے محفوظ رہیں یا اپنی اولاد کو وصیت کرنا کہ اس طرح سے عمل میں لائیں اور حضرت شیث علیہ السلام اکثر اوقات حضرت آدم علیہ السلام کی زبان سے احوال بہشت لذت کے ساتھ سنتے تھے اور آسمانی صحیفوں کا مضمون بھی دریافت کرتے تھے۔ اسی واسطے حضرت آدم علیہ السلام کے تجرد خلق اور انس حق سے خلیفہ کیا تھا۔ اور لوگوں سے تنہا ہو کر دنیا کی لذتیں چھوڑ کر اکثر اوقات وظائف اور طاعات میں مشغول رہتے تھے۔ اور نفس کی ریاضت اور تہذیب و اخلاق ہمیشہ ان کے مد نظر رہتا تھا اور حضرت شیث علیہ السلام کے زمانے میں بنی آدم دو قسم کے تھے بعض اتباع حضرت شیث علیہ السلام کی کرتے تھے اور بعض قابیل کی اولاد کی تابعداری میں مشغول رہتے تھے اور حضرت شیث علیہ السلام کی نصیحت سے بعض تو راہ راست پر آئے اور بعض بدستور نافرمانی پر قائم رہے جب نو سو بارہ برس ان کی عمر کے گزرے تو روح جسم مبارک سے پرواز کر کے عرش معلیٰ کو پہنچی اور حضرت شیث علیہ السلام کی بعض نصیحتوں میں یہ ہے کہ مومن حقیقی وہ ہے کہ یہ خصلتیں اس میں ہوں۔ اول تو خدا کو پہچاننا' دوسرے نیک اور بد کو جاننا' تیسرے بادشاہ وقت کا حکم بجالانا' چوتھے ماں باپ کا حق پہچاننا اور ان کی خدمت کرنا' پانچویں صلہ رحمی یعنی اپنائیت کے لوگوں سے نیکی اور محبت اور کرنا' چھٹے غصہ کو زیادہ حد سے نہ بڑھانا' ساتویں محتاجوں اور مسکینوں کو صدقہ دینا اور رحم کرنا' آٹھویں گناہوں سے پرہیز اور مصیبتوں میں صبر کرنا اور نویں شکر الٰہی کا ذکر کرنا۔

بیان حضرت ادریس علیہ السلام کا

وجہ نام ادریس علیہ السلام یہ ہے کہ پڑھانے کی کثرت کے سبب سے لقب آپ کا ادریس ہوا اور علم نجوم آپ کے معجزات میں سے ہے وہ زمین پر عبادت کرتے ان کو فرشتے سب آسمان پر لے جاتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **واذکر فی الکتب ادریس انه کان صدیقا نبیا**

ترجمہ:۔ اور یاد کر کتاب میں ادریس کو کہ وہ تھا سچا نبی۔ ہر روز پیرہن سیتے تھے ہر دم سینے میں تسبیح پڑھتے تھے اور وہ اجرت سلائی کسی سے نہ لیتے۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ وہ اپنے کام سے فراغت پاکر بیٹھے تھے کہ اسی وقت ملک الموت بہ آرزوئے تمام امرالٰہی سے آدمی کی صورت بن کر مہمان کے طور پر رات کو حضرت ادریس علیہ السلام کے دروازے پر آپہنچے۔ حضرت ادریس علیہ السلام صائم الدہر تھے جب شام ہوتی افطار کرتے وقت کھانا آپ کا بہشت سے آتا جس قدر چاہتے کھالیتے پھر بہشت میں چلا جاتا اور اس دن کا کھانا جب بہشت سے آیا تو حضرت ادریس علیہ السلام نے وہ کھانا اس مسافر کو پیش کر دیا مسافر نے کچھ نہ کھایا قدم پر قدم رکھ کر عبادت کرتا رہا۔ حضرت ادریس علیہ السلام ان کا یہ حال دیکھ کر متعجب ہوئے کہ یہ کون شخص ہے۔ جب روز روشن ہوا حضرت ادریس علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اے مسافر تو میرے ساتھ چل کہ خدا کی قدرت صحرا میں جاکر دیکھو تب دونوں بزرگ گھر سے میدان کی طرف نکلے جاتے جاتے ایک گیہوں کے کھیت میں جاپہنچے حضرت ملک الموت علیہ السلام نے کہا چلو اس کھیت سے چند خوشے گیہوں کے لے کر ہم تم کھائیں۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا کہ عجب ہے کہ تو نے شب گزشتہ کو کھانا حلال نہ کھایا اب حرام کھانا چاہتا ہے پھر وہاں سے دونوں بزرگ ایک دوسرے باغ میں جاپہنچے اور وہاں بھی انگور دیکھ کر حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کھانے کا قصد کیا۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا کہ تصرف ملک غیر میں حرام ہے پھر جاتے جاتے ایک بکری دیکھ کر عزرائیل علیہ السلام نے کھانے کا ارادہ کیا پھر حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا کہ بیگانی بکری کو ذبح کر کے کھانا ممنوع ہے پس اسی طرح تین روز تک دونوں باہم گفتگو کرتے رہے۔ جب کہ ادریس علیہ السلام نے معلوم کیا کہ یہ کون شخص ہے اور بنی آدم سے معلوم نہیں ہوتا تب حضرت نے فرمایا کہ خدا کے واسطے ظاہر تو کرو کہ تم کون ہو۔ اس نے عرض کیا میں عزرائیل علیہ السلام ہوں۔ تب حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا کہ بھائی کیا سب مخلوقات کی جان تم ہی قبض کرتی ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ حضرت نے فرمایا شائد کہ تم میری جان قبض کرنے کرے لیے آئے ہو۔ انہوں نے کہا کہ نہیں میں تو تمہارے ساتھ خوش طبعی کرنے آیا ہوں۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا کہ آج تین دن سے تو میرے ساتھ ہے اس عرصے میں بھی تو نے کسی کے جان قبض کی ہے وہ بولے۔ **قال کلها بین یدی کانما**

بیدیک خبنر۔

ترجمہ: فرشتے نے کہا کہ کل جان قبض کرنا ہمارے ہاتھ میں ایسا ہے جیسا کہ تمہارے دونوں ہاتھ کے نیچے روٹی رکھی ہوئی ہے یعنی جس کی اجل آتی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں ہاتھ بڑھا کر اس کی جان قبض کرلیتا ہوں' اور بولا اے حضرت ادریس علیہ السلام میں چاہتا ہوں کہ تیرے ساتھ رشتہ برادری کا کروں۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے تیرے ساتھ رشتہ برادری کا تب کروں گا کہ تلخی جان کی ایک بارگی تو مجھ کو چکھا دے تاکہ خوف اور عبرت مجھے زیادہ ہو۔ اور پھر عبادت اپنے خالق کی زیادہ کروں۔ ملک الموت نے کہا بے رضا' الٰہی کسی کی جان قبض نہیں کرسکتا ہوں' تب حضرت ادریس علیہ السلام کی قبض کرانہوں نے حضرت ادریس علیہ السلام کی جان قبض کرلی۔ پھر ملک الموت نے خدا کی درگاہ میں دعا مانگی پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کیا اور حضرت ادریس علیہ السلام نے اٹھ کر ملک الموت کو اپنی گود میں لے لیا۔ دونوں نے آپس میں رشتہ برادری کا لگایا۔ پھر ملک الموت نے ان سے پوچھا اے بھائی تلخی جان کنی کسی تھی وہ بولے کہ جیسے کسی زندہ جانور کی کھال سر سے پاؤں تک کھینچی جاتی ہے۔ ملک الموت نے کہا اے بھائی قسم ہے رب العالمین کی جیسا کہ میں نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے ایسا کسی کے ساتھ نہیں کیا۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا اے بھائی مجھے دوزخ دیکھنے کا شوق ہے تو مجھ کو اس کے دروازے تک لے چل تاکہ اس کے دیکھنے سے خوف الٰہی زیادہ ہو اور میں پھر عبادت اور بندگی زیادہ کروں۔ تب ملک الموت نے خدا تعالیٰ کے حکم سے ان کو سات طبق دوزخ کے دکھائے پھر حضرت ادریس علیہ السلام بولے اے بھائی مجھ کو بہشت دیکھنے کی آرزو ہے کہ اسے دیکھ کر خوشی حاصل کروں گا اور عبادت زیادہ کروں گا۔ پھر ان کو بہشت کے دروازے پر لے گئے اور انہوں نے بہشت کے مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھے پھر کہنے لگے اے بھائی تلخی جان کنی کی چکھ چکا ہوں اور دوزخ بھی دیکھی۔ مگر جگر میرا مارے پیاس کے جل گیا۔ اجازت ہو تو بہشت میں جاکر ایک پیالہ پیوں تب اس نے کہا تم وہاں سے واپس آنے کا عہد کرو۔ بوجہ شدید پیاس کے حضرت ادریس علیہ السلام نے واپس آنے کا عہد کیا کہ میں واپس آجاؤں گا۔ اور بحکم الٰہی اپنی نعلین درخت طوبیٰ کے نیچے چھوڑ کر بہشت میں داخل ہوگئے۔ کیونکہ عہد باہر آنے کا کیا تھا اور نعلین کو بھی درخت طوبیٰ کے نیچے چھوڑ کر آئے تھے۔ بہشت سے

باہر نکل کر اپنی نعلین کو لے کر بہشت میں جاکر درخت پر جابیٹھے۔ کچھ دیر بعد ملک الموت نے ان کو آواز دی کہ اے بھائی تاخیر مت کرو اس کے جواب میں حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا کہ اے مشفق جبار عالم فرماتا ہے **کل نفس ذالقتہ الموت** ترجمہ ہر جی کو موت کا مزا چکھنا ہے۔ اب تو میں مزا جان کنی کا چکھ چکا ہوں اور یہی جلیل جبار فرماتا ہے **لا یمسسم فیہا نصب و ماھم منہا لمخرجین** ترجمہ: نہ پہنچے گی وہاں ان کو کچھ تکلیف اور نہ ان کو وہاں سے کوئی نکالے گا یعنی بہشت میں گیا پھر وہ باہر واپس نہ آئے گا۔ اے بھائی اب ہرگز باہر نہیں آنے کا درگاہ باری سے آواز آئی اے عزرائیل علیہ السلام تو حضرت ادریس علیہ السلام کو چھوڑ کر چلا جا میں نے ان کی تقدیر میں یہی لکھا تھا حضرت ادریس علیہ السلام موت کا مزہ چکھ کر اور دوزخ بھی دیکھ کر جنت میں جا رہے تب عزرائیل علیہ السلام بولے۔

ان الجنتہ حرامہ علی الانبیاء حتی یدخل خاتم الانبیاء

ترجمہ: بہشت حرام ہے انبیاء پر جب تک کہ خاتم الانبیاء داخل نہ ہوں علیہم السلام' بہشت میں پھر آواز آئی اے عزرائیل میں بہشت کو دریغ نہیں رکھتا ہوں۔ لیکن اول بہشت میں محمد ﷺ داخل ہوں گے۔ بعدہ سب امت ان کی' اور قول دوسرا یہ ہے کہ طواف کرنے والے سب طواف کرتے رہیں۔ بہشت میں اور حق تعالیٰ نے فرمایا **و رفعنہ مکانا علیا** اور اٹھالیا ہم نے اس کو اونچے مکان پر پس بہشت میں حضرت ادریس علیہ السلام تو جا رہے اور ان کے فرزند سب فراق شب و روز گریہ وزاری میں تھے ایک روز ابلیس لعین ان کے پاس آیا اور کہا کہ تم مت رویا کرو۔ تمہارے باپ کی سی ایک صورت میں بنا دیتا ہوں تم